10 اپریل 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

گلاس چٹنز امپورٹرس اینڈ یوزرس ایسوسی ایشن

بنام

یونین آف انڈیا

(پی بی گجیندر گڈکر، اے کے سرکار، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

درآمدات اور برآمدات ۔ اسپیشلائزڈ چینل یا ایجنسی کے ذریعے درآمدات کو کینالائز کرنے کا فیصلہ ۔ آئینی جواز ۔ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 ۔ (XVII آف 1947) دفعہ 3 ۔ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955، پیرا 6 (اچ) ۔ آئین ہند، آرٹیکل 14، 19 (آر) (ایف) اور (جی) اور 31 ۔

درخواست گزار گلاس چیٹن کے درآمد کنندگان اور صارفین تھے جن کی درآمد امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ 1947 اور امپورٹ (کنٹرول) آرڈر 1955 کے تحت لائسنسنگ اتھارٹیز کی جانب سے دیے گئے لائسنس کے علاوہ ممنوع تھی ۔ کچھ عرصے کے لئے درآمد مکمل طور پر ممنوع تھی لیکن بعد میں ایکسپورٹ پروموشن اسکیم کے تحت اس کی اجازت دی گئی اور اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے حق میں لائسنس جاری کیا گیا۔ درخواست دہندگان جنہوں نے لائسنس کے لئے کوئی درخواست نہیں دی تھی، نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ دلیل دی کہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کے پیرا 6 (اچ) کی دفعات کہ مرکزی حکومت یا چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ لائسنس دینے سے انکار کر سکتے ہیں یا کسی لائسنسنگ اتھارٹی کو لائسنس جاری نہ کرنے کی ہدایت دے سکتے ہیں اگر لائسنسنگ اتھارٹی نے

درآمدات کو کینالائز کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور خصوصی یا خصوصی ایجنسیوں یا چینلوں کے ذریعہ اس کی تقسیم غیر معقول پابندیاں ہیں۔ تجارت جاری رکھنے اور جائیداد کے حصول کا حق اور اس طرح آئین کے آرٹیکل 14، 19 (1) (ایف) اور (جی) اور 31 کی خلاف ورزی ہے۔

یہ فیصلہ کہ کسی مخصوص شے کی درآمد کسی منتخب چینل یا منتخب ایجنسیوں کے ذریعے کی جائے گی، عام لوگوں کے مفاد میں ایک معقول پابندی ہے۔

امپورٹس (کنٹرول) آرڈر 1955 کے پیرا 6 (اینچ) اور امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ 1947 کے سیکشن 3 کی دفعات درست ہیں اور آرٹیکل 14، 19 (1) (ایف) اور (جی) کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔ نہ ہی وہ آئین کے آرٹیکل 31 کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ لائسنس سے انکار سے کسی بھی حق کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اصل دائرہ اختیار: 1959 کی رٹ پٹیشن نمبر 65۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے بی ڈی شرما۔

اینچ این سانیال، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا، آر گنپتی ایر اور ٹی ایم۔ سین، جواب دہندگان کے لئے۔

10 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس داس گپتا: آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ درخواست آئین کے آرٹیکل 19 (ایل) (ایف) اور (جی)، آرٹیکل 31 اور آرٹیکل 14 کے تحت بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے ہے۔ دوسرے اور تیسرے درخواست دہندگان تاجر ہیں جو 1957 تک کافی مقدار میں گلاس چیٹون درآمد کرتے تھے۔

پہلا درخواست دہندہ تاجروں کی ایک ایسوسی ایشن ہے، جن میں سے کچھ درآمد کنندگان تھے اور کچھ شیشے کے چپٹون کے حقیقی صارفین تھے۔ شیشے کی چوڑیوں اور اسی طرح کی دیگر چیزوں کی تیاری کے لیے خام مال کا ایک اہم حصہ بننے والے شیشے کے چپٹون کی درآمد صرف لائسنسنگ حکام کی جانب سے دیے گئے لائسنس پر کی جا سکتی ہے۔ 1955 سے اس معاملے کو امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کے ذریعہ ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ 3 اور 4-اے کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی حکومت کی جانب سے جاری کردہ اس حکم نامے میں لائسنس کے تحت اور اس کے مطابق بڑی تعداد میں اشیاء کی درآمد پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ حکومت ہند کی جانب سے وقتاً فوقتاً پالیسی بیان جاری کیے جاتے ہیں۔ درآمدی لائسنس کے اجراء کی پالیسی کی نشاندہی کرتا ہے۔ جنوری 1957ء سے مارچ 1958ء کے اختتام تک شیشے کے چٹونوں کی درآمد کے حوالے سے پالیسی یہ تھی کہ اس کی درآمد مکمل طور پر ممنوع تھی۔-- اپریل 1958ء سے طے شدہ پالیسی یہ ہے کہ درآمد کی اجازت صرف ایکسپورٹ پروموشن اسکیم کے تحت دی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس پالیسی بیان کے پیش نظر 1957 یا اس کے بعد دوسرے یا تیسرے درخواست دہندگان یا دیگر تاجروں کی طرف سے گلاس چپٹون کی درآمد کے لئے کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی اور نہ ہی انہیں کوئی لائسنس جاری کیا گیا تھا۔ تاہم اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے حق میں اپریل تا ستمبر 1958 کی مدت کے لئے پانچ لاکھ روپے مالیت کے شیشے کے چٹن کی درآمد اور اکتوبر 1958 سے مارچ 1959 کی مدت کے لئے 1,25,000 روپے مالیت کے ان سامانوں کی درآمد کے لئے لائسنس جاری کیے گئے تھے۔ موجودہ درخواست 27 اپریل 1959 کو دی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ جواب دہندگان 1 اور 2 یعنی یونین آف انڈیا اور چیف کنٹرولر امپورٹس کو ہدایت دی جائے کہ (1) اجازت نامے جاری کرنے میں اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کو درخواست گزاروں پر ترجیح دینے سے گریز کیا جائے، (2) اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے حق میں اجارہ داری قائم نہ کی جائے، (3) مدعا علیہ نمبر 3 کے حق میں پہلے سے دیے گئے درآمدی اجازت ناموں کو منسوخ کیا جائے۔ درخواست میں استدعا کی گئی کہ مدعا علیہ نمبر 3 کو ہدایت کی جائے کہ وہ پہلے سے دیے گئے درآمدی لائسنس کی بنیاد پر درآمد نہ کریں۔

فوری طور پر یہ بتانا ضروری ہے کہ درخواست میں بیان کردہ درآمدی اجازت نامے کی مدت "پہلے ہی دی گئی" ختم ہو چکی ہے اور اس کے نتیجے میں، مذکورہ بالا آخری دو دعاؤں کو ممکنہ طور پر منظور نہیں کیا جا سکتا

ہے۔ دوسرے اور تیسرے درخواست دہندگان، یا ایسوسی ایشن بنانے والے تاجروں میں سے کسی کی طرف سے کسی بھی درآمدی لائسنس کے اجراء کے لئے کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی۔ لہٰذا اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مدعا علیہان 1 اور 2 کو اجازت نامے دینے میں درخواست گزاروں پر ترجیح دی جائے۔ اور نہ ہی جہاں تک اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے حق میں نئے لائسنس جاری کرنے کی کوئی اسکیم ہے تاکہ جو کچھ پہلے ہی ہو چکا ہے اس کے علاوہ" اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے حق میں اجارہ داری قائم کرنے" کے لئے مستقبل میں کسی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ لہٰذا درخواست گزاروں کو موجودہ درخواست پر کوئی ریلیف نہیں دیا جاسکتا۔

فاضل کے وکیل نے کہا کہ جب تک امپورٹ (کنٹرول) آرڈر 1955 کا پیرا 6 (ایچ) باقی رہے گا، ان کے موکلوں کے لیے لائسنس کے لیے کوئی درخواست دینا بیکار ہوگا۔ پیرا 6 میں کئی بنیادیں بیان کی گئی ہیں جن کی بنیاد پر مرکزی حکومت یا چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ لائسنس دینے سے انکار کر سکتے ہیں یا کسی دوسرے لائسنسنگ اتھارٹی کو لائسنس نہ دینے کی ہدایت دے سکتے ہیں۔ شق (ایچ) میں بیان کردہ بنیاد یہ ہے کہ" اگر لائسنسنگ اتھارٹی خصوصی یا خصوصی ایجنسیوں یا چینلوں کے ذریعہ درآمدات اور ان کی تقسیم کو کینالائز کرنے کا فیصلہ کرتی ہے"۔ فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ پیرا 6 کی شق (ایچ) میں یہ شق آئین کے آرٹیکل 19 (ایل) (ایف) اور (جی) اور آرٹیکل 31 کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ 1947 کی دفعہ 3 مرکزی حکومت کو حکم دینے کی اجازت دیتی ہے کیونکہ پیرا 6 (ایچ) سیکشن 3 خود خراب ہے۔ ان دلائل کے پیش نظر فاضل وکیل کو امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کے پیرا 6 (ایچ) کے جواز اور امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ 3 کے جواز کے خلاف اپنے محدود حملے کے خلاف اپنے دلائل پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔

کسی بھی سامان کے بارے میں یہ شرط کہ وہ لائسنس کے بغیر اور اس کے مطابق درآمد نہیں کی جاسکتی ہے بلا شبہ ایسی اشیاء کی تجارت کرنے کے حق اور جائیداد کے حصول کے حق پر پابندی ہے۔ تاہم فاضل وکیل یہ دلیل نہیں دیتے کہ درآمدات اور برآمدات کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 3 کی یہ ضرورت بذات خود ایک غیر معقول پابندی ہے۔ ان کا یہ حملہ صرف اس پابندی کے خلاف ہے جو حکم کی دفعہ 6 (ایچ) کی دفعات

کے تحت آتی ہے کہ مرکزی حکومت یا چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ لائسنس دینے سے انکار کر سکتے ہیں یا کسی لائسنسنگ اتھارٹی کو لائسنس جاری نہ کرنے کی ہدایت دے سکتے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ اس شق کے نتیجے میں تجارت کرنے کے حق اور جائیداد کے حصول کے حق پر مزید پابندی مکمل طور پر غیر معقول ہے۔

یہ واضح ہے کہ اگر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ درآمدات مخصوص ایجنسیوں یا چینلوں کے ذریعہ ہوں گی تو ایجنسی یا چینل سے باہر کسی درخواست گزار کو لائسنس دینے سے اس فیصلے پر عمل درآمد میں رکاوٹ آئے گی۔ لہٰذا اگر درآمدات کی کینالائزیشن عام لوگوں کے مفاد میں ہے تو ایجنسیوں یا چینلز سے باہر درخواست دہندگان کو درآمدی لائسنس دینے سے انکار لازمی طور پر عوام کے مفاد میں ہونا چاہیے۔ لہٰذا اصل سوال یہ ہے کہ کیا خصوصی یا خصوصی ایجنسیوں یا چینلز کے ذریعے کینالائزیشن عام لوگوں کے مفاد میں ہے؟

درآمدات کے حوالے سے پالیسی کسی بھی ملک کی عمومی اقتصادی پالیسی کا لازمی جزو ہوتی ہے جس میں نہ صرف ملک کی داخلی یا بین الاقوامی تجارت پر اس کے اثرات بلکہ مالیاتی پالیسی، زراعت اور صنعتوں کی ترقی اور یہاں تک کہ دوستی کے سوالات پر مشتمل ملک کی سیاسی پالیسیوں پر بھی مناسب توجہ دی جاتی ہے۔ غیر جانبداری یا دوسرے ممالک کے ساتھ دشمنی. کسی بھی عدالت کے لئے مناسب مواد ہونا مشکل ہوسکتا ہے تاکہ وہ مناسب فیصلہ کر سکے کہ آیا درآمدات کے حوالے سے کوئی خاص پالیسی عوام کے عمومی مفاد میں ہے یا نہیں۔ یہاں تک کہ اگر ضروری مواد دستیاب ہو تو بھی یہ ممکن ہے کہ بہت سے معاملات میں ایک سے زیادہ معاملات میں ایک سے زیادہ نقطہ نظر اختیار کیا جا سکتا ہے کہ آیا درآمدات کے بارے میں کوئی خاص پالیسی – چاہے وہ بھاری کسٹم رکاوٹ کی ہو یا مکمل پابندی کی ہو یا درآمدات کو منتخب ایجنسیوں یا چینلوں کے حوالے کرنے کی ہو–عوام کے عمومی مفاد میں ہے۔ اس صورت حال میں عوام کے عمومی مفاد میں درآمدات کے حوالے سے کسی پالیسی کے اثرات کے تخمینے میں ملک کی حکومت کے درست نہ ہونے کو چیلنج کرنے والے شخص پر بوجھ واقعی بہت بھاری ہوگا اور جب حکومت کسی خاص شے کے حوالے سے یہ فیصلہ کرے گی کہ اس کی درآمد کسی منتخب چینل کے ذریعے یا منتخب ایجنسیوں کے ذریعے کی جائے گی تو عدالت اس مفروضے پر آگے بڑھے گی۔ کہ یہ فیصلہ عام لوگوں کے مفاد میں ہے جب تک کہ اس کے برعکس واضح طور پر نہ دکھایا جائے۔ نتیجتا، ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ درآمدات کو کینالائز کرنے کا فیصلہ

عام لوگوں کے مفاد میں معقول پابندی نہیں ہے۔ہم چاہتے ہیں. واضح رہے کہ اگرچہ کسی خاص چیز کی درآمد کو کینالائز کرنے کے فیصلے کو چیلنج کرنا مشکل ہوسکتا ہے،لیکن کینالائزیشن کے فیصلے کو نافذ کرنے میں فیصلہ کردہ مخصوص چینل یا ایجنسی کے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل 14 یا کچھ دیگر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔تاہم موجودہ معاملے میں ایسا کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا ہے۔ لہٰذا امپورٹ کنٹرول آرڈر 1955 کے پیرا 6(ایچ) کے جواز پر حملہ ناکام رہا۔ یہ دلیل کہ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ 3 اس حد تک خراب ہے کہ یہ حکومت کو امپورٹ کنٹرول آرڈر، 1955 کے پیرا 6(ایچ) کی طرح آرڈر دینے کی اجازت دیتا ہے،نتیجتاً ناکام ہوجاتا ہے۔

حکم نامے کے پیرا 6(ایچ) میں اس شق پر حملہ کہ یہ آرٹیکل 31 کی خلاف ورزی کرتا ہے،قابل قبول بھی نہیں ہے۔اس معاملے کے مقصد کے لئے فرض کریں کہ تجارت کرنے کا حق بذات خود ملکیت ہے ، یہ واضح ہے کہ اس حق کے حصول کا یہاں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔اگر پیرا 6(ایچ) کے تحت درخواست دہندہ کو لائسنس دینے سے انکار کردیا جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے کہ درخواست دہندہ اب ان اشیاء کی تجارت نہیں کرسکتا ہے۔ جب ان ایجنسیوں یا چینلز کو لائسنس دیا جاتا ہے جن کے ذریعے درآمدات کو کینالائز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو یہ ایجنسیاں یا چینلز تجارت کرسکتے ہیں لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان ایجنسیوں یا چینلز کے ذریعہ تجارت کرنے کا حق حاصل کیا گیا ہے جو لائسنس کے لئے ناکام درخواست دہندگان کے پاس تھا۔لہٰذا آئین کے آرٹیکل 31 کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ مطالبہ کیا گیا کہ تیسرے مدعا علیہ اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن آف انڈیا کو لائسنس جاری کرنے جبکہ دوسرے اور تیسرے درخواست گزار کو کوئی لائسنس نہیں دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت ضمانت شدہ قوانین کے مساوی تحفظ سے انکار کیا گیا ہے۔اگر ان درخواست گزاروں نے ایکسپورٹ پروموشن اسکیم کے تحت لائسنس کے لئے درخواست دی ہوتی اور پھر بھی اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کو ترجیح دی جاتی تو شاید اس بات پر غور کرنا ضروری ہوتا کہ آیا کارپوریشن کو دی گئی ترجیح معقول اور منطقی بنیادوں پر مبنی ہے یا نہیں۔تاہم یہ واضح ہے کہ اگرچہ ان درخواست گزاروں کے لئے ایکسپورٹ پروموشن اسکیم کے تحت لائسنس کے لئے درخواست دینے کا راستہ کھلا تھا لیکن انہوں نے اس کے تحت لائسنس کے لئے کوئی درخواست نہیں دی۔لہٰذا اس دلیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ان کے

ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے۔

نتیجتاً ہماری رائے ہے کہ درخواست گزار آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت کسی ریلیف کے حقدار نہیں ہیں۔اس کے مطابق درخواست کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document